بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین.........

# اداریہ

## نیا جال لائے پرانے شکاری ......قدیم تحریک استشراق کا جدید اقدام

تحریک استشراق جو آٹھویں صدی سے اسلام کے خلاف سرگرم عمل ہے اور اسلام کو عیسائیت کا عدو اکبر خیال کرتی ہے' مختلف ادوار میں اسلام کے خلاف مختلف انداز میں اپنی نفرت کا اظہار کرتی رہتی ہے۔ مستشرقین کی تحریریں ایسی عبارات سے پر ہیں جو اسلام اور پیغمبر اسلام (ﷺ) کے بارے میں نہایت گھٹیا بے ہودہ اور لچر ہیں۔ اس تحریک کے مقاصد واہداف میں ہدف اکبر اسلام کو بدنام کر کے اسلام کے خلاف نفرت کو عام کرنا اور دیگر اقوام کو مسلم قوم کے بارے میں گمراہ کر کے اسلام کی بڑھتی ہوئی قدرتی اثر انگیزی اور عددی برتری و ترقی کو روکنا ہے۔ اس تحریک کا کام مسلم ممالک میں معاشی کساد بازاری پیدا کر کے اور مسلمانوں کے وسائل پر قابض ہو کر اسلامی تہذیب کو ختم کرنا اور عیسائی و یہودی تہذیبوں کو غالب کرنا ہے۔ ۱۳۱۲ء کی فینائی کلیسائی کانفرس ہو کہ ۱۲۶۹ء کی مریسلیا کی مشاورت' آٹھویں صدی عیسوی کے یوحنا دمشقی کی کتاب محاورہ مع المسلم ہو یا ارشادات النصاری فی جدل المسلمین' یہ سب اس تحریک استشراق کا ہراول دستہ ہیں جس کی کمان اب نارے اور ڈنمارک کے ہاتھ میں دیکر دجال اکبر مسلمانوں کے وسائل پر قابض ہونے کی کوشش میں ہے۔ وہ مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دیکر ان کے خلاف پوری دنیا میں نفرت کی فضا پیدا کر کے ایک بار پھر ان پر ضرب کاری لگانے اور صفحہ ہستی سے مٹانے کی سر توڑ کوشش میں مصروف ہے۔ لیکن.........................

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

دجال کے ایک جد اعلیٰ مسٹر ساؤدرن **Mr.Southern** نے اپنی ذریت کو بہت پہلے یہ

☆ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ والدہ والناس اجمعین ☆

کہ کر خبردار کیا تھا کہ:۔

"یورپ کے عیسائیوں کے لئے اسلام ہر سطح پر
ایک بہت بڑا خطرہ بن چکا ہے"۔

تحریک استشراق کے دوسرے دور میں جب صلیبی جنگوں کے بادل پورے افق اسلامی پر امنڈ آئے تھے صلیبیوں نے پیغمبر اسلام (ﷺ) کی ذات کو ہدف تنقید بنایا اور ہاں ہدف تنقید ہی نہیں ہدف تحقیر وتذلیل بنایا اور آپ کی شان میں گستاخی کے تمام ریکارڈ توڑ دیئے' صلیبی جنگوں کو کامیاب بنانے کے لئے پیغمبر اسلام کے بارے میں نہایت گھٹیا فرضی تصویری کہانیاں شائع کی گئیں' بے ہودہ ڈراموں اور لچر ناولوں میں جناب رسالت مآبﷺ کی اس طرح منظر کشی کی گئی کہ جسے زبان وقلم بیان کرنے سے عاجز ہیں۔ پانچویں دور کے معروف مستشرقین خود اپنے پیشرؤں کے اس قبیح اقدام کے معترف ہیں' منٹگمری واٹ جیسے بظاہر غیر جانبدار مگر درحقیقت گستاخ رسول واسلام دشمن محقق کو بھی یہ بات لکھنا پڑی کہ:۔

"محمد (ﷺ) کو بدنام کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں اتنی کوششیں تاریخ انسانی کی دوسری کسی عظیم شخصیت کو بدنام کرنے کے لئے نہیں کی گئیں۔صدیوں اسلام کو عیسائیت کا سب سے بڑا دشمن تصور کیا جاتا رہا ہے۔ایک وقت وہ بھی تھا جب محمد کو موہاؤنڈ Mahound کی شکل میں پیش کیا گیا جس کا مطلب تھا "برائی کا شہزادہ۔"

تحریک استشراق کے پانچویں دور کے ایک اور معروف مستشرق فلپ کے ھٹی نے لکھا: قرون وسطی کے عیسائیوں نے محمد (ﷺ) کو سمجھنے میں غلطی کی اور انہیں (نعوذ باللہ) حقیر کردار کا مالک تصور کیا گیا۔اس منفی سوچ کے اسباب نظریاتی سے زیادہ معاشی اور سیاسی تھے۔یہ تصور بھی پیش کیا گیا کہ (معاذ اللہ) محمدﷺ کی نعش زمین اور آسمان کے درمیان معلق ہے۔(نقل کفر کفر نہ باشد) ایک اور خاتون مستشرقہ آرمسٹرانگ کے بقول 'ڈانٹے نے یہاں تک کیا کہ اپنی کتاب The devine Comedy میں محمد (ﷺ) کے دھڑ کو

دوحصوں میں تقسیم کرکے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ وہ جسم جہنم کے نویں درجے میں پڑا ہے جو ایسی ملعون روحوں کے لئے مناسب مقام ہے جو مذاہب میں فرقہ بندیوں کے ذمہ دار ہیں۔ (نستغفر اللہ العظیم ونتوب الیہ) Keren Armstrgong نے اپنی کتاب

Muhammad A western Attempt to understand Islam

میں ایک باب Muhammad the Enemy کے نام سے قائم کیا جس میں اس نے لکھا ہے 850ء میں قرطبہ کے عیسائیوں کے ہاں مسلمانوں کے نبی (ﷺ) کو سرعام گالیاں دینے والا طبقہ پیدا ہوا جنہوں نے محمد (ﷺ) کو گالیاں دینا اپنا معمول بنا لیا ایک عیسائی پادری اور Paul Alvro نے ایسے لوگوں کو خدا کے سپاہی قرار دیا۔

اس طرح تحریک استشراق نے پیغمبر کل انسانیت کے خلاف ہرزہ سرائی کو ایک مکمل ہتھیار کے طور پر استعمال کیا اور بنی نوع انسان کے سامنے انسانیت کے نجات دہندہ اور رحمت للعالمین ﷺ کی ذات مبارکہ کو متنازع بنا کر دنیا کو یہ باور کرانے کی مذموم کوشش کی کہ اسلام قابل نفرت مذہب اور مسلمان ہر جگہ لائق گردن زدنی ہیں۔

آج بھی چونکہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پوری دنیا میں نفرت کی ایک عالمگیر تحریک شروع ہو چکی ہے اور اس تحریک کو یورپ کے غیر اسلامی باشندوں اور اسلام دشمن سرمایہ داروں کی سرپرستی کی شدید ضرورت ہے اس لئے پھر سے رائے عامہ بنانے کی کوشش عروج پر ہے تاکہ مسلم وسائل پر قبضہ کرنے میں کوئی غیر مسلم مانع اور مخالف نہ ہو۔

قارئین کرام' آپ نے گزشتہ سطور میں ملاحظہ کیا کہ خود یورپی (نام نہاد) محققین نے اعتراف کیا ہے کہ پیغمبر اسلام (ﷺ) کی شان میں گزشتہ ادوار میں جو گستاخیاں کی گئیں اور گستاخی رسول کی جو ایک سوچ پروان چڑھائی گئی بقول فلپ ھٹی:۔

"اس منفی سوچ کے اسباب نظریاتی سے زیادہ معاشی اور سیاسی تھے"۔

آج بھی توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے اسباب نظریاتی سے زیادہ سیاسی اور

معاشی ہیں۔ چونکہ دجال اکبر مسلم وسائل پر قبضہ کے لئے عراق کے بعد ایران پر حملہ آور ہونے کی تیاریوں میں ہے اس لئے غیر مسلم اور بطور خاص مغربی مسیحی دنیا کو اسلام سے متنفر کرنے کی سائڈ مہم چلانا ضروری ہے۔

ہم ابھی اپنے شمالی علاقہ جات کے زلزلہ زدہ بھائیوں کی مرہم پٹی سے بھی فارغ نہیں ہوئے کہ تحریک استشراق نے اپنے ایک ایجنٹ صحافی کے ذریعہ پوری دنیا میں ایک ارتعاش پیدا کردیا۔ ہر طرف احتجاج ہورہا ہے، ہر مسلم تنظیم احتجاج کررہی ہے بلکہ پاکستان میں تو مسیحی برادری تک نے توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے شیطانی فعل کے خلاف احتجاج کیا۔ عالم اسلام اور مسلم آبادی والے ہر مسلم وغیر مسلم ملک کے گلی گلی اور کوچے کوچے سے صدائے احتجاج بلند ہوئی اور ہورہی ہے۔ اللہ تعالی نے مسلم امہ کو مجتمع ہونے کا ایک موقع اور فراہم کردیا ہے۔ مگر کیا ہمارا یہ اجتماع واحتجاج ہر بار کی طرح اس بار بھی عارضی اور وقتی ہوگا یا اس میں دوام پیدا کرنے کی کوئی کوشش بھی کہیں کی جائے گی؟ دائمی حل اس مسئلہ کا صرف جلسہ وجلوس اور ریلیاں نہیں بلکہ اس کا دائمی حل ان دائمی کوششوں میں ہے جو اس طرح کی ناپاک جسارتوں کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کردے۔ اس کے لئے کچھ طویل المدتی منصوبے، کچھ طویل المدتی منصوبہ وتدبیر سازی، کچھ طویل المدتی منصوبہ وتدبیر کے لئے صلاحیت سازی، کچھ طویل المدتی منصوبہ وتدبیر سازی کی تعمیل کا کام۔

☆ کچھ وسط مدتی منصوبہ سازی، کچھ وسط مدتی منصوبہ وتدبیر کے لئے صلاحیت سازی، کچھ وسط مدتی منصوبہ وتدبیر سازی کی تعمیل کا کام۔

☆ کچھ قلیل مدتی منصوبہ سازی، کچھ قلیل مدتی منصوبہ وتدبیر کے لئے صلاحیت سازی، کچھ قلیل مدتی منصوبہ وتدبیر سازی کی تعمیل کا کام، کرنے کی ضرورت ہے۔

آج مسلم امہ اس نازک موڑ پر کھڑی ہے جس کی تاریخ میں شاید نظیر نہ ملتی ہو، یہ مسلم امہ کی قیادت کے امتحان کا وقت بھی ہے اور مسلم تھنکرز (مفکرین) کی صلاحیتوں کی آزمائش کا وقت بھی۔

تاریخ گواہ ہے کہ مستشرقین نے اسلام کے خلاف تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے وسائل کے منہ اپنے محققین پر کھول دیئے انہوں نے مسلمانوں کی کتابوں کے عربی سے عیسائی زبانوں میں تراجم کا کام زور شور سے کیا اور متعدد کتب ترجمہ کرکے اپنی تحریک کو مواد فراہم کیا اور اسلام پر ریسرچ کے نام سے مختلف ادارے قائم کرکے اپنی ذریت کو اسلام کو پڑھنے اسلام کو سمجھنے اور اسلام کے خلاف مواد جمع کرنے کے کام کو صدیوں قبل شروع کیا اور آج تک جاری ہے۔

۱۱۳۰ء کے طلیلہ کے دارالترجمہ سے لیکر آج کی بڑی بڑی مغربی جامعات کے شعبہ ہائے اسلامیات وعربی اور متعدد ریسرچ سنٹرز میں ہونے والا کام تحریک استشراق کو فکری بالیدگی عطا کرنے اور مفکرین مہیا کرنے کے لئے ہے۔

اس کے مقابل مسلمانوں کا کام اس سلسلہ میں کیا ہے اور کہاں ہورہا ہے؟ اور مسلمانوں نے مغربی فکر وفلسفہ کو سمجھنے کے لئے کیا کیا ہے؟ کتنے ادارے قائم کئے ہیں اور کتنے عالم مغربی فکر کو سمجھنے والے تیار کئے ہیں؟

ہمارے مدارس سے گزشتہ ایک صدی میں فارغ التحصیل ہوکر نکلنے والے کتنے علماء مغربی فکر وفلسفہ کی باریکیوں کا ادراک رکھتے تھے اور کتنے اس وقت استشراقی نظریات وافکار سے آگاہ ہیں؟

ہمارے مدارس کے نصاب میں حالات و وقت کے تقاضوں کے مطابق کون سی ایسی کتب شامل کی گئی ہیں جن کے مطالعہ سے ہمارے علماء تحریک استشراق کو سمجھ کر اس کا فکری مقابلہ کرنے کی صلاحیت کے حامل ہوسکتے ہیں؟!

فسوس کہ ملک کی بڑی عددی اکثریت کے مدارس میں مغربی فکر وفلسفہ پر باقاعدہ نصابی کتب پڑھانا تو درکنار جزوقتی لیکچرز تک کا کوئی اہتمام نہیں۔

جب مغرب کے فکر وفلسفہ کو سمجھنے سمجھانے کا کوئی نظام نہ ہو تو اس کا مقابلہ کرنے کا کوئی قلیل مدتی، وسط مدتی یا طویل المدتی پروگرام کیسے ترتیب پاسکتا ہے۔؟

☆امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سنِ ولادت ۸۰ ہجری اور سن وفات ۱۵۰ ہجری ہے ☆

ضرورت اس امر کی ہے کہ جہاں پوری ملت اسلامیہ اس اچانک واقعہ پر بے چین و مضطرب ہے وہاں امت کے روشن دماغ اصحاب علم وفضل بھی تھوڑے سے بے چین ہوں اور سڑکوں پر عوام کی قیادت کا فریضہ انجام دینے کی بجائے تعمیر قوم کی تحریک کی قیادت کریں اور اگر انہیں صورتحال کا ادراک ہے تو نئی نسل کو اس صورتحال سے آگاہ کرنے اور حال و مستقبل کی منصوبہ بندی کرنے کے لئے فکری نشستوں کا اہتمام کریں'۔

دینی مدارس میں اور نہیں تو کم از کم تحریک استشراق کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ ہی پڑھانا شروع کردیں۔

ملکی وملی وسائل وخزائن کی حفاظت کے حوالہ سے اپنی قوتوں کا بھرپور استعمال کریں۔

اقتصادیات کے ماہرین مسلم ممالک کی اقتصادی منصوبہ بندی کچھ اس طرح کریں کہ کسی غیر مسلم طاقت کو مسلم وسائل پر قبضہ کی ہمت وجرات نہ ہونے پائے۔

مسلم مقتدرہ قوتیں اپنے وسائل کو زیادہ سے زیادہ مسلم امہ کے لئے استعمال کریں اور سرمائے اور بچتوں کا رخ غیر مسلم ساہوکاروں کی بجائے مسلم سرمایہ کاروں کی طرف کریں۔

یقین کیجئے اگر مسلم امہ اقتصادی اعتبار سے منظم اور خود کفیل ہوجائے تو دنیا کی کوئی طاقت اس کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتی اور پیغمبر اسلام ﷺ کی شان میں کسی قسم کی گستاخی تو دور کی بات، ہے پھر کسی کو کسی عام سے مسلمان کے لئے بھی کوئی نازیبا کلمہ کہنے کی جرات نہ ہوگی۔اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اتحاد امت ہو' نوجوانوں کی صحیح تربیت ہو' وسائل کا درست استعمال ہو اور اپنی دولت اپنی قوم (قوم مسلم) پر خرچ کرنے اور اپنے وسائل اپنے لوگوں کے لئے استعمال کرنے پر اتفاق رائے اور عمل ہونے لگے۔

اللہ رب العزت اپنے خاص فضل وکرم سے مسلم امہ کے مفکرین وقائدین کو مثبت سوچ اور عمل کی ہمت عطا فرمائے (آمین)

☆ گستاخ رسول کسی رعایت کا مستحق نہیں ☆